بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

آنکھیں جو کھلیں نیند سے لگے گالیاں دینے
جاناں جنون کیوں ہے آئینہ دیکھ کر؟

آئینہ نجدیت

تالیف:
حضرت علامہ مفتی محمد اقبال صاحب سعیدی رضوی

ناشر: انجمن طلباء اہل سنت
کتب خانہ رضویہ
جلال پور پیروالا
ضلع ملتان

42813

کتاب ——— آئینۂ نجدیت

تالیف ——— مفتی محمد اقبال سعیدی رضوی

کتابت (جزوی) ——— حافظ محمد سراج سعیدی

صفحات ——— ۲۴

طباعت (بارِ اوّل) ——— رمضان المبارک ۱۴۰۷ھ / مئی ۱۹۸۷ء

مطبع ——— لیاقت آصف پرنٹرز، لاہور

تعداد ——— ۱۰۰۰

ناشر ——— انجمن طلباءِ اہلِ سُنّت پاکستان

قیمت ——— ۳/- روپے

ملنے کے پتے :———

۱: کُتب خانہ رضویہ، جلال پور پیروالا : ضلع مُلتان

۲: سعید اکادمی ۲/۲۴ سوڈیوال کالونی، مُلتان روڈ، لاہور - ۲۵

حرفِ مقصد

سیدِ عالَم، خاتم النبیین، اللہ تعالیٰ علام الغیوب کے نبیِ برحق صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک دفعہ ارشاد فرمایا: "اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے شام میں برکت فرما، اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے یمن میں برکت فرما!" کچھ لوگوں نے عرض کی اور ہمارے "نجد" کے لئے برکت کی دُعا کریں. حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دوبارہ اُسی طرح "شام" اور "یمن" ہی کے لئے دُعا فرمائی. اُن لوگوں نے دوبارہ عرض کی یا رسول اللہ! اور ہمارے "نجد" میں بھی برکت کی دُعا فرمائیں. تیسری بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: وہاں "زلزلے" اور "فتنے" ہوں گے اور وہیں "شیطان کا گروہ" ظاہر ہوگا. (حوالہ ملاحظہ ہو)

حدثنا علی بن عبداللہ قال حدثنا ازھر بن سعد عن ابن عون عن نافع عن ابن عمر قال ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اللھم بارک لنا فی شامنا اللھم بارک لنا فی یمننا قالوا وفی نجدنا قال اللھم بارک لنا فی شامنا اللھم بارک لنا فی یمننا قالوا یا رسول اللہ وفی نجدنا فاظنہ قال فی الثالثۃ ھناک الزلازل والفتن وبھا یطلع قرن الشیطان

فوٹو: صحیح بخاری: ج: ۲، ص: ۱۰۵۰، ۱۰۵۱ - طبع اصح المطابع کراچی

ہر مُسلمان کا ایمان ہے کہ اللہ کا نبی جو پیشین گوئی فرماتا ہے وہ اللہ کی وحی ہوتی ہے۔ زمین و آسمان کا نظام درہم برہم ہو سکتا ہے مگر وحی الٰہی کا فرمایا ہُوا ایک بال برابر بھی غلط نہیں ہو سکتا. لہٰذا نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم کے فرمانے کے مطابق ہوا. مختلف فرقوں کے امام مختلف جگہوں میں پیدا ہوئے مگر ایک مذہب ایسا بھی ہے جس کا "امام" مدینہ شریف سے ٹھیک مشرق کی سمت خطہ "نجد" کے علاقہ میں پیدا ہُوا، پلا، بڑھا، اور پھر وہیں سرزمینِ "نجد" ہی میں دفن ہوگیا۔

"ملاحظہ ہو: مرکزی سرپرست جمعیتِ اہلحدیث پاکستان بدیع الدین شاہ عُرف "پیر جھنڈا" کا بیان"

حیاتِ امام الدعوۃ

شیخ الاسلام والمسلمین، علم العلماء المجاہدین، امام الدعوۃ السلفیہ، ناصر السنۃ النبویہ، قامع البدعۃ الشنیعہ، الصابر فی المحنۃ، الثابر علی العبادۃ، احد مجددی العصر، محدث زماں، فقیہ دوراں، محمد بن عبدالوہاب بن سلیمان بن علی بن محمد بن احمد بن راشد بن برید بن مشرف بن عمر بن معضاد بن ریس بن زاخر بن محمد بن علوی بن وہب تمیمی ہیں، یہ نسبت نجد کبریٰ کے ایک قبیلہ کی طرف ہے۔

فوٹوسٹیٹ: مقدمہ قرۃ عیون الموحدین: ص: ۱۳، طبع لاہور، از: سرپرست اہلحدیث "پیر جھنڈا"

آیاتِ الٰہیہ میں سے ایک امر یہ بھی ہے کہ "نجدی نظریہ" کے وہ لوگ جو بعض سیاسی وجوہ کی بنا پر بظاہر "نجدی تحریک" سے اپنے آپ کو علیحدہ مسلک قرار دیتے تھے، انہیں دستاویزی طور پر "نجدی عقائد" سے اپنے متفق ہونے کا اعتراف کرنا ہی پڑا۔ "دیوبندی علماء کے سرخیل" علامہ رشید احمد گنگوہی صاحب کا ارشاد ملاحظہ ہو:

وہابی کا عقیدہ

سوال ۔ وہابی کون لوگ ہیں اور عبدالوہاب نجدی کا کیا عقیدہ تھا اور کون مذہب تھا اور وہ کیسا شخص تھا۔ اور اہل نجد کے عقائد میں اور سنی حنفیوں کے عقائد میں کیا فرق ہے۔

جواب ۔ محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب ان کا حنبلی تھا۔ البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں مگر ہاں جو حد سے بڑھ گئے اُن میں فساد آگیا ہے اور عقائد سب کے متحد ہیں۔ اعمال میں فرق حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی کا ہے۔

فوٹوسٹیٹ: فتاویٰ رشیدیہ ص: ۵۵۱، طبع سعید ایچ ایم کراچی

"نجدی فرقے" کی متعدد شاخوں (اہلحدیث ثنائی، غزنوی، وحیدی، بھوپالی، تیموی، دیوبندی، غلام خانی، مودودی، اثری، سلفی، توحیدی، وہابی، مسعودی) کے لوگ بالعموم بلاواسطہ یا بالواسطہ یہ اعتراف کر بھی لیتے ہیں کہ ان "مختلف ناموں" کے باوجود وہ بہرحال "نجدی تحریک" ہی سے وابستہ

ہیں لیکن اس طبقے کی صرف ایک جماعت ایسی ہے جو "نجدی تحریک" اور اس سے متعلق لوگوں سے اپنے تعلق کو چھپاتی پھرتی ہے۔ اس کو دیوبند کی "تبلیغی جماعت" کے پرکشش نام سے معروف کرایا گیا ہے۔ آیئے اس تبلیغی جماعت کے پہلے بانی جناب "مولوی محمد الیاس صاحب" سے آپ کا تعارف کراتے ہیں:

مولانا گنگوہی رح سے بیعت و تعلق | مولانا گنگوہی رح بالعموم بچوں اور طالبعلموں سے بیعت نہیں کرتے تھے۔ فراغت و تکمیل کے بعد اس کی اجازت ہوتی تھی۔ مگر مولانا الیاس صاحب رح کے غیر معمولی حالات کی بنا پر ان کی خواہش و درخواست پر بیعت کر لیا۔ مولانا کی فطرت میں شروع سے محبت کی چنگاری تھی۔ آپ کو حضرت مولانا رشید احمد صاحب رح سے ایسا قلبی تعلق پیدا ہو گیا تھا کہ آپ کے بغیر تسکین نہ ہوتی تھی۔ ۔۔۔ کر: ۔ کبھی کبھی رات کو اٹھ کر صرف چہرہ دیکھنے کے لئے جاتا، زیارت کرکے ۔۔۔ کر سو رہتا۔

فوٹوسٹیٹ: "مولانا الیاس اور ان کی دینی دعوت" ص: ۵۲۔ طبع رائیونڈ، از مولوی ابوالحسن علی ندوی، ناظم مدرسہ دیوبند

ذیل میں مختلف "نجدی فرقوں" کے ذمہ دار علماء کی عبارات کے فوٹوسٹیٹس قارئین کے سامنے رکھے جا رہے ہیں۔ اب یہ فیصلہ کرنا انہیں کا کام ہے کہ یہ عقائد اسلام کی نمائندگی کرتے ہیں یا الحاد کی؟ اور یہ عبارات مسلمانوں کے زبان و قلم کا گلدستہ ہیں یا دشمنانِ اسلام کی بدطینتی کا نمونہ؟۔

اس موضوع پر اگرچہ پہلے بھی رسائل موجود تھے مگر مختصر سائز میں ایک ایسے رسالہ کی ضرورت عرصہ سے محسوس کی جا رہی تھی جو دوسروں کی عبارات کے فوٹو پیش کرے اور وہ فوٹوسٹیٹ مختصر ہونے کے ساتھ برموقع چسپاں کئے ہوئے ہوں۔ مشفقی و محبی سیٹھ ابوالرضا نے اس طرف توجہ دلائی تو ان کی فرمائش کی تعمیل کرتے ہوئے یہ مختصر رقیمہ تحریر میں لایا گیا۔

◎

(۱) نجدی عقیدہ میں اللہ پاک کا جھوٹ بولنا محال نہیں یعنی ممکن ہے

حوالہ ۱ ملاحظہ ہو

فوٹو سٹیٹ یک روزہ فارسی

اقول اگر مراد از محال ممتنع لذاتہ است کہ تحت قدرت الٰہیہ داخل نیست
پس لانسلم کہ کذب مذکور محال بمعنی مسطور باشد چہ عقد قضیہ غیر مطابقہ مواقع و القائے
آں بر ملائکہ وانبیاء خارج از قدرت الٰہیہ نیست والا لازم آید کہ قدرت انسانی ازید
از قدرت ربانی باشد چہ عقد قضیہ غیر مطابقہ للواقع والقائے آں بر مخاطبین در قدرت

ترجمہ: "اگر محال سے مراد ممتنع لذاتہ ہے جو کہ قدرتِ الٰہی کے نیچے نہیں آتا تو ہم یہ تسلیم نہیں کرتے کہ جھوٹ کی یہ قسم گذشتہ معنے کے مطابق محال ہو۔ کیونکہ واقعہ کے برخلاف جملہ بنا لینا اور فرشتوں اور نبیوں پر اس کی وحی کرنا اللہ کی قدرت سے باہر نہیں۔ ورنہ لازم آئے کہ قدرتِ انسانی اللہ تعالیٰ کی قدرت سے زائد ہو۔"

یک روزہ فارسی، ص: ۱۷، طبع ملتان۔ از: شاہ محمد اسماعیل دہلوی

حوالہ ۲ ملاحظہ ہو

امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا — — — — — — — —
پس اس پر طعن کرنا مولف کا پہلے مشائخ پر طعن کرنا ہے اور اس پر تعجب کرنا محض لاعلمی ہے

فوٹو سٹیٹ: براہینِ قاطعہ، ص: ۲، طبع ساڈھورہ۔ از: مولوی خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی
باامر: مولوی رشید احمد گنگوہی

(۲) نجدی عقیدہ میں تمام انبیاء ذرّہ ناچیز سے کمتر ہیں

حوالہ ملاحظہ ہو

اس نے مختار ہونا پیغمبر کو سمجھا اور اللہ کو مفارشی۔ سو یہ بات محض غلط ہے۔ اللہ کی شان بہت بڑی ہے کہ سب انبیاء اور اولیاء اس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کم تر ہیں

فوٹو سٹیٹ: تقویۃ الایمان، ص: ۱۰۴، طبع: اہل حدیث اکیڈمی، لاہور۔ از شاہ اسماعیل دہلوی

(۳) نجدی عقیدہ میں ہر مخلوق بڑا چھوٹا "چمار" سے زیادہ "ذلیل" ہے

حوالہ ملاحظہ ہو

بڑے سے بڑے کا حق لے کر ذلیل سے ذلیل کو دے دیا۔ جیسے بادشاہ کا تاج ایک چمار کے سر پر رکھ دیجئے۔ اس سے بڑی بے انصافی کیا ہوگی؟ اور یہ یقین جان لینا چاہیئے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔

فوٹو سٹیٹ: تقویۃ الایمان، ص: ۴۳، طبع اہلحدیث اکیڈمی۔ لاہور۔ از: شاہ اسمٰعیل دہلوی

(۴) مگر نجدی عقیدہ میں "کافر" "چمار" کے برابر ہے

حوالہ ملاحظہ ہو

نقیر بھائی سے زیادہ مرتبہ کسی کا بھی نہیں پھر جب مسلمان کے واسطے یہ بات ہے تو کافر کو ایسا سمجھنا چاہیے کہ جیسے گردہ کنے کو جانتے ہیں یا چوڑھے چمار کو سمجھتے ہیں

فوٹو سٹیٹ: تذکیر الاخوان، ص: ۱۸۰۔ طبع سعید ایچ ایم کمپنی، کراچی۔ از: شاہ اسماعیل دہلوی

(۵) نجدی مذہب میں اللہ کے سوا کسی کو ماننا جائز نہیں
(نبیوں ولیوں کو ماننے کی چھٹی۔)

حوالہ ملاحظہ ہو

۴۹

یعنی اللہ کے سوا کسی کو نہ مان اور اس سے نہ ڈر کہ شاید کوئی جن یا بھوت کچھ ایذا پہنچاوے۔

فوٹوسٹیٹ : تقویۃ الایمان، ص: ۴۹ - طبع الحدیث اکیڈمی - لاہور - از : شاہ اسمٰعیل دہلوی

٦ نجدی عقیدہ میں اَنبیاء اور اَولیاء کی بڑے بھائی جیسی تعظیم کرنی چاہیئے

حوالہ ملاحظہ ہو

۱۱۱

یعنی انسان آپس میں سب بھائی ہیں۔ جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے اور، مالک سب کا اللہ ہے بندگی اسی کی چاہیئے۔
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیاء، انبیاء، امام زادے، پیر، شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر اللہ نے ان کو بڑائی دی، وہ بڑے بھائی ہوئے۔ ہم کو ان کی فرمانبرداری کا حکم کیا۔ ہم ان کے چھوٹے ہیں۔ سو ان کی تعظیم انسانوں کی سی کرنی چاہیئے۔

فوٹوسٹیٹ : تقویۃ الایمان، ص: ۱۱۱، طبع الحدیث اکیڈمی۔ لاہور۔ از : شاہ اسمٰعیل دہلوی

٧ نجدی مذہب میں اَنبیاء اَور اَولیاء کی تعریف بشر سے گھٹا کر کرنی چاہیئے

حوالہ ملاحظہ ہو

یعنی کسی بزرگ کی تعریف میں زبان سنبھال کر بولو اور جو بشر کی سی تعریف ہو سو وہی کرو۔ سو اس میں بھی اختصار ہی کرو اور اس میدان میں منہ زور گھوڑے کی طرح مت

فوٹوسٹیٹ : تقویۃ الایمان، ص: ۱۱۵، طبع الحدیث اکیڈمی۔ لاہور۔ از : شاہ اسمٰعیل دہلوی

٨ نجدی مذہب میں اَللہ کے کسی نیک بندے کو سفارشی (شفاعت کرنے والا) سمجھنے والا ابوجہل جیسا مشرک ہے

حوالہ ملاحظہ ہو

منتیں ماننی، نذر نیاز کرنی، ان کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا یہی ان کا کفر و شرک تھا۔ سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو اس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے، سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہیں۔

شرک کی حقیقت سو سمجھا چاہیئے، شرک اسی پر موقوف نہیں کہ کسی کو اللہ کے برابر سمجھے اور اس کے مقابل جانے بلکہ شرک کے معنی یہ ہیں کہ جو

فوٹوسٹیٹ : تقویۃ الایمان، ص: ۳۳، طبع اہلحدیث اکیڈمی - لاہور۔ از شاہ اسماعیل دہلوی

٩ نجدیوں کے نزدیک کتاب تقویۃ الایمان قرآن سے بھی بڑھ کر ہے، کیونکہ وُہ اسکے گھر میں رکھنے کو بھی عین اسلام سمجھتے ہیں

حوالہ ملاحظہ ہو

اور کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اور وہ رد شرک و بدعت میں لاجواب ہے استدلال اس کے بالکل کتاب اور احادیث سے ہیں اُس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے اور موجب اجر کا ہے اس کے رکھنے کو جو کفر کہتا ہے خود یا کافر ہے یا فاسق بدعتی ہے

فوٹوسٹیٹ : فتاوٰی رشیدیہ، ص: ۳۵۲ - طبع سعید ایچ ایم کمپنی کراچی - از: مولوی رشید احمد گنگوہی

١٠ نجدی مذہب میں نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیال لانے سے آدمی کافِر ہوجاتا ہے -!

حوالہ ملاحظہ ہو

زنا کے وسوسے سے اپنی بی بی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں۔ اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق

ہونے سے برا ہے۔ کیونکہ شیخ کا خیال تو تعظیم اور بزرگی کے ساتھ انسان کے دل میں چپٹ جاتا ہے اور بیل اور گدھے کے خیال کو نہ تو اس قدر چسپیدگی ہوتی ہے اور نہ تعظیم بلکہ حقیر اور ذلیل ہوتا ہے اور غیر کی یہ تعظیم اور بزرگی جو نماز میں ملحوظ ہو وہ شرک کی طرف کھینچ کرلے جاتی ہے۔

فوٹوسٹیٹ : صراطِ مستقیم، مترجم اردو۔ ص: ۱۳۶، طبع کلام کمپنی۔ کراچی۔ از: شاہ اسمٰعیل دہلوی

(۱۱) اَلتَّحِیَّات میں اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ سے نجدی نماز ٹوٹ جاتی ہے

حوالہ ملاحظہ ہو

اس کا یہ معنی نہیں کہ ہر شخص منادی بالکسر منادی بالفتح کی شکل خیال کرے بلکہ اسی منادی کو بالفاظ خطاب ذکر کرتا ہے۔ واگر نہ تو لفظ ایہا النبی سے تخیہ میں نماز فاسد ہو جائے گی۔

فوٹوسٹیٹ : بلغۃ الحیران، ص: ۳۳۷، طبع لاہور۔ از مولوی حسین علی وان بھچروی، شاگرد مولوی رشید احمد گنگوہی

(۱۲) نجدی مذہب میں مرزائیوں کی حمایت

حوالہ ۱ ملاحظہ ہو

سوال :- کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی پوتی مسمات زینب کا نکاح خالد سے بدون اطلاع و اجازت والد زینب کے بولایت اپنی و اجازت زینب کے کردیا، حالانکہ زینب نابالغہ ہے، پس ایسی صورت میں نکاح صحیح و جائز تصور کیا جاوے گا یا نہیں، اور زینب مذہب قادیانی رکھتی ہے، اور خالد اہل سنت والجماعت ہے، تو اس نکاح میں فساد تو لاحق نہیں ہوا۔ بینوا توجروا۔

الجواب :- صورت مرقومہ میں نکاح مسماۃ زینب کا والد کی اجازت پر موقوف رہے گا اگر والد زینب اس نکاح کو قائم رکھے تو رہے گا، ورنہ فسخ ہو جاوے گا، اور زینب کی اجازت کا کوئی اعتبار نہیں ہے، کیونکہ نابالغہ ہے، عالمگیریہ میں ہے۔ وان زوج الصغیر والصغیرۃ ابعد الاولیاء فان کان الاقرب حاضرا وهو من اهل الولایۃ توقف نکاح الابعد علی اجازتہ انتہی اور زینب اگرچہ مذہب قادیانی رکھتی ہے، مگر اس نکاح میں خلل نہیں آتا کیونکہ مرد عورت کو اپنے مذہب و عقیدہ میں لا سکتا ہے، بخلاف مرد کے لہذا چنداں مضائقہ نہیں، واللہ اعلم بالصواب،

حررہ السید جمیل الدین جاوردی اہلدی،

پہلے مسئلہ کا جواب صحیح ہے، اور دوسرے مسئلہ کا جواب تفصیل چاہتا ہے، یعنی جن علماء کے نزدیک قادیانی اور اس کے مذہب والے کافر ہیں ان کے نزدیک یہ نکاح فسخ ہو گیا اور جن علماء کے نزدیک مسلمان ہیں ان کے نزدیک نکاح میں خلل نہیں آیا، واللہ اعلم وعلمہ اتم

کتبہ محمد بشیر عفی عنہ

سید محمد نذیر حسین

فوٹوسٹیٹ : فتاویٰ نذیریہ، جلد : دوم، ص : ۳۸۹ طبع اہلحدیث اکادمی، لاہور۔ از: مولوی نذیر حسین دہلوی

حوالہ ۲ ملاحظہ ہو

بعد طلوع آفتاب تا غروب نور شفق چناں کہ حاجت نور کواکب و نور قمر نیفتد ہمچنیں بعد طلوع ایں آفتاب نبوت تا بقاء نورِ کلام اللہ کہ از فیوض اوست و مشابہ نور شفق است حاجت نور نبوۃ دیگراں نیفتد۔ و میدانی کہ بعد از انقطاع کلام ربانی از یں جہان فانی آمدن قیامت تقدیر یافتہ ورنہ بشرط بقاء عالم آں وقت اگر نبی دیگر آید مضائقہ نبود۔

منسوخ ہو جاتا ہے اور باقی نہیں رہتا جس طرح سورج نکلنے کے بعد نور شفق کے ختم ہونے تک چاند اور ستاروں کی روشنی کی ضرورت نہیں پڑتی اسی طرح اس آفتاب نبوت محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کے طلوع ہونے کے بعد قرآن شریف کے نور

باقی رہنے تک کہ آپ کے فیوض میں سے ہے اور نور شفق کے مشابہ ہے دوسری کی نبوت کے نور کی ضرورت نہیں رہتی! اور آپ جانتے ہیں کہ اس دنیا سے کلام اللہ کے اٹھ جانے کے بعد قیامت کا بپا ہونا اللہ کا طے شدہ حکم ہے۔ ورنہ دنیا کے ہوتے ہوئے اگر کوئی اور نبی آئے تو مضائقہ نہیں۔

فوٹوسٹیٹ
قاسم العلوم مع اردو ترجمہ انوار النجوم
یعنی مکتوبات مولوی محمد قاسم نانوتوی،
بانی مدرسہ دیوبند، ص: ۵۶، طبع لاہور

حوالہ ۳ ملاحظہ ہو

ہاں اگر خاتمیت بمعنی اتصاف ذاتی بوصف نبوت لیجئے جیسا اس ہیچمدان نے عرض کیا ہے، تو پھر سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی کو افراد مقصود بالخلق میں سے مماثل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کہہ سکتے بلکہ اس صورت میں فقط انبیاء کی افراد خارجی ہی پر آپ کی افضلیت ثابت نہ ہوگی، افراد مقدرہ پر بھی آپ کی افضلیت ثابت ہو جائیگی بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے،

فوٹوسٹیٹ
تحذیر الناس ص: ۲۵
طبع مکتبہ رحیمیہ - دیوبند
از: قاسم العلوم والخیرات
جناب مولوی محمد قاسم صاحب
نانوتوی، بانی مدرسہ دیوبند

(۱۳) بانی دار العلوم دیوبند نے ختم نبوت کے مفہوم میں یہ گنجائش آخر کیوں نکالی؟

حوالہ ۱ ملاحظہ ہو

"جہاں تسبیح لے کر بیٹھا، بس ایک مصیبت ہوتی ہے، اس قدر گرانی کہ جیسے سو سو من کے پتھر کسی نے رکھ دیئے، زبان و قلب سب بستہ ہو جاتے ہیں۔"

فوٹوسٹیٹ: سوانح قاسمی ج: ۱، ص: ۲۵۸، طبع مکتبہ رحمانیہ لاہور- از مولوی مناظر احسن دیوبندی

حوالہ ۲ ملاحظہ ہو

اور جیسا کہ حکیم الامت سے اس موقعہ پر نقل کیا گیا ہے کہ حاجی صاحب نے مولانا محمد قاسم کو خطاب کر کے فرمایا کہ

"یہ نبوت کا آپ کے قلب پر فیضان ہوتا ہے، اور یہ وہ ثقل ہے، جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے وقت محسوس ہوتا تھا۔"

جس کی تشریح حاجی صاحب ہی کے حوالے انھوں نے یہ کی ہے کہ

"تم سے (یعنی مولانا محمد قاسم سے) حق تعالیٰ کو وہ کام لینا ہے جو نبیوں سے لیا جاتا ہے"

فوٹوسٹیٹ: سوانح قاسمی ج: ۱، ص: ۲۵۹- طبع مکتبہ رحمانیہ لاہور- از مولوی مناظر احسن دیوبندی

(۱۴) بانی تبلیغی جماعت۔ بانی دار العلوم دیوبند کے قدم بقدم

حوالہ ملاحظہ ہو

مولانا فرماتے تھے کہ جب میں ذکر کرتا تھا تو مجھے ایک بوجھ سا محسوس ہوتا تھا، حضرت سے کہا تو حضرت متفکر ہو گئے اور فرمایا کہ مولانا محمد قاسم صاحب نے یہی شکایت حاجی صاحب سے فرمائی تو حاجی صاحب نے فرمایا کہ اللہ آپ سے کوئی کام لے گا

فوٹوسٹیٹ:
مولانا الیاس اور انکی دینی دعوت
ص: ۵۴، طبع رائیونڈ
از: مولوی ابو الحسن ندوی
ناظم مدرسہ دیوبند

(۱۵) نانوتوی کے صحیح جانشین دیوبندی حضرات کے حکیم الامت کا حصہ بقدر جثہ

حوالہ ملاحظہ ہو

الامداد بابت صفر ۱۳۳۶ھ

مکتوبات عبرت

اور سو گیا کچھ عرصہ کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور کا نام لیتا ہوں اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ مجھ سے غلطی ہوئی کلمہ شریف کے پڑھنے میں اسکو صحیح پڑھنا چاہئے اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جاوے لیکن زبان سے بیساختہ بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے حالانکہ مجھکو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار زبان

سے بھی کلمہ نکلتا ہے۔ دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور بھی
چند شخص حضور کے پاس تھے لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہو گئی کہ میں کثرِ اکثر بالوجہ اس کے کہ
رقت طاری ہو گئی زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ ایک چیخ ماری اور مجھکو معلوم ہوتا تھا کہ
میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا لیکن بدن میں بدستور
بے حسی تھی اور وہ اثر ناطاقتی بدستور تھا لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور کا ہی خیال
تھا لیکن حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال
کو دل سے دور کیا جائے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جائے باین خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر
دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف
پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں اللھم صل علی سیدنا ونبینا ومولانا اشرف علی حالانکہ
اب بیدار ہوں خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں مجبور ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں اس روز
ایسا ہی کچھ خیال رہا تو دوسرے روز بیداری میں رقت رہی خوب رویا اور بھی بہت سے وجوہات
ہیں جو حضور کے ساتھ باعث محبت ہیں کہاں تک عرض کروں۔

جواب اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے
۲۴ شوال ۱۳۳۵ھ۔

فوٹو سٹیٹ: ماہنامہ الامداد، بابت ماہ صفر ۱۳۳۶ھ ص ۳۵ طبع تھانہ بھون۔ از مولوی اشرف علی تھانوی

(۱۶) اپنے کلمہ پڑھوانے کے پندرہ سال بعد حکیم الامت تھانوی صاحب کا عذرِ گناہ بدتر از گناہ

مجلس چہارم۔ (واقعہ نمبر ۳۰) پھر فرمانے لگے کہ ایک مرتبہ میں
شیخ معین الدین کی خدمت میں حاضر تھا اور اہل صفہ بھی موجود تھے اولیاء
اللہ کا ذکر ہو رہا تھا کہ اتنے میں ایک شخص آیا اور بیعت کے لئے پابوسی کی

42213

آپ نے اوس کو اٹھا لیا اوس نے عرض کیا کہ میں مرید ہونے آیا ہوں فرمایا
جو کچھ ہم کہیں گے کرے گا اگر یہ شرط منظور ہے تو بیشک میں مرید کر لونگا
اوس نے کہا کہ جو کچھ آپ کہیں گے وہی کروں گا آپنے فرمایا کہ تو کلمہ اسطرح
پڑھتا ہے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ایک بار اس طرح پڑھ لا الٰہ الا اللہ
چشتی رسول اللہ چونکہ راسخ العقیدہ تھا اوس نے فوراً پڑھ دیا خواجہ نے
اوس سے بیعت لی اور بہت کچھ خلعت و نعمت عطا کی اور فرمایا میں نے
فقط تیرا امتحان لیا تھا کہ تجھکو مجھ سے کسقدر عقیدت ہے ورنہ میرا مقصود یہ
نہ تھا کہ تجھ سے اس طرح کلمہ پڑھواؤں میں کون اور کیا چیز ہوں ایک ادنیٰ
بندگان و غلامان محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہوں حکم وہی ہے
جو تو اول سے کہتا ہے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اس بات سے تیری صدق
عقیدت معلوم ہوئی اب تو میرا مرید صادق ہوا مرید کو ایسا ہی چاہیے کہ
اپنے پیر کی خدمت میں صادق و راسخ ہو۔ اشکال کیا امتحان کے لئے

کلمہ کفر کہلوانا جائز ہے۔ حل کلمہ کفر جب ہے کہ تاویل نہ ہو اور اگر یہ
تاویل کی جاوے کہ رسول سے مراد معنے لغوی ہوں اور عام ہوں بواسطہ
و بلا واسطہ کو اور اس بنا پر یہ معنے ہونگے کہ چشتی اللہ تعالےٰ کا پیام
رسالت اور احکام کی تبلیغ کرنے والا ہے بواسطہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کے جیسا حدیث وارد فی المشکوٰۃ باب الوقوف بعرفۃ میں ابن مربع
انصاری صحابی کا قول ہے انی رسول اللہ الیکم جس میں لفظ رسول اول
معنے لغوی ہے اور جیسے قرآن مجید میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے

فرستادوں کو جو انبیاء نہ تھے سورۂ یٰسین میں مرسل فرمایا ہے تو بہر
کلمہ کفر نہیں رہتا اسی طرح اگر یہ حمل تشبیہ بلیغ پر مبنی ہو جیسے ابویوسف
ابو حنیفہ نہیں سب کے نزدیک مسلم ہے تب بھی کلمہ کفر نہیں رہتا

فوٹوسٹیٹ : السنۃ الجلیۃ فی الچشتیۃ العلیۃ ص : ۱۲۴-۱۲۵، طبع دہلی کلاں، مصنفہ ۱۳۵۱ھ۔
از : حکیم الامت جناب مولوی اشرف علی صاحب تھانوی دیوبندی

(۱۷) نجدی مذہب کا ختم نبوّت پر حملہ

حوالہ ملاحظہ ہو

صراط مستقیم ۶۴ اُردو

کرتے ہیں۔

ان داناؤں اور عقلمندوں پر جن کو ذہن کی لطافت اور طبیعت کی صفائی کے باعث اس کلام کے منوا اور اس مقام کے خلاصہ تک رسائی ہے پوشیدہ نہ ہوگا کہ صدیق من وجہ انبیاء کا پیرو اور من وجہ شریعت کا محقق ہوتا ہے۔ پس اگر صدیق زکی القلب ہوگا تو وہ مخصوص اقوال اور افعال میں خدائے تعالیٰ کی خوشنودی اور نارضامندی کو اور مخصوص عقائد کے صحیح اور غلط ہونے اور خاص لوگوں کے عادات اور استعداد کے بھلا برا ہونے اور جزئی معاملات اور واقعات کے بگڑنے اور سدھرنے اور ان کے ضروری انتظام کو اپنی طبیعت کے نور سے معلوم کرلیتا ہے

فوٹوسٹیٹ : صراطِ مستقیم : ص : ۶۴ - طبع کلام کمپنی، کراچی۔ از شاہ اسماعیل دہلوی

ملاحظہ

پس کلیات شریعت اور احکام
دین میں اس کو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا شاگرد بھی کہہ سکتے ہیں اور ان کا ہم استاد بھی کہہ سکتے ہیں
نیز اس کے اخذ کا طریق بھی وحی کی شاخوں میں سے ایک شاخ ہے جس کو شریعت کی

اصطلاح میں نفث فی الروع کے ساتھ تعبیر کرتے ہیں اور بعض اہل کمال اس کو باطنی وحی کہتے ہیں پس ان بزرگوں اور انبیاء عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام میں فرق صرف اتنا ہی ہے کہ انبیاء علیہم السلام امتوں کی طرف مبعوث ہوتے اور یہ بزرگ مظان حکومت کو قائم کرتے ہیں اور ان کو انبیاء کے ساتھ وہی نسبت ہے جو چھوٹے بھائیوں کو بڑے بھائیوں سے یا بڑے بیٹوں کو اپنے باپ سے نسبت ہوا کرتی ہے کیونکہ ان کے درمیان بھی من وجہ نبوت کا علاقہ ہے اور من وجہ اخوت کا اور یہ لوگ اور تمام آدمیوں سے انبیاء کی خلافت کے زیادہ حقدار ہوتے ہیں اگرچہ ظاہری تسلط ان کو نصیب نہ ہو اور اگرچہ جہلاء ان کی ریاست کو نہ مانیں اور اسی معنی کو امامت اور وصایت کیساتھ تعبیر کیا کرتے ہیں۔ اور ان کے علم کو جو بعینہ پیغمبروں کا علم ہے لیکن ظاہری وحی سے حاصل نہیں ہوا حکمت کے نام سے موسوم کرتے ہیں

فوٹوسٹیٹ : صراطِ مستقیم مترجم اردو، ص ۶۵۔ طبع کلام کمپنی کراچی۔ از : شاہ اسمٰعیل دہلوی

(۱۸) نجدیت اور مجوسیت

جس طرح مجوسی دو خدا مانتے ہیں، ایک "یزدان" یعنی "باری تعالیٰ" - اور دوسرا
اَهرمَن یعنی شیطان ——— حوالہ ملاحظہ ہو:

اَہرمن، اہرمن } (ف) آتش پرستوں کے عقیدے کے مطابق دو خدا ہیں۔ ایک خالق خیر ہے۔ اسے یزدان کہتے ہیں۔ دوسرا خالق شر ہے جسے اہرمن کہتے ہیں۔ شیطان ۰

فوٹوسٹیٹ : فیروز اللغات فارسی، حصہ : اوّل، ص : ۹۴، باب الف

ایسے ہی نجدی عقیدہ میں شیطان کا علم - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم سے زائد اور شیطان کا شریک باری ہونا نص سے ثابت ہے۔ ◎ حوالہ ملاحظہ ہو:

الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھکر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔

فوٹو سٹیٹ : براہینِ قاطعہ ص : ۵۱ ، طبع سادھورہ ۔ از : علامہ رشید احمد گنگوہی و خلیل احمد انبیٹھوی

(۱۹) نجدی توحید ، وہی کرنے والا وہی کرانیوالا

حوالہ ملاحظہ ہو

ایک روز حضرت مولانا خلیل احمد صاحب زید مجدہ نے دریافت کیا کہ حضرت یہ حافظ لطافت علی المعروف حافظ مینڈھو شیخ پوری کیسے شخص تھے حضرت نے فرمایا "پکا کافر تھا" اور اسکے بعد مسکرا کر ارشاد فرمایا کہ "ضامن علی جلال آبادی تو توحید ہی میں غرق تھے"۔

ایک بار ارشاد فرمایا کہ ضامن علی جلال آبادی کی سہارنپور میں بہت رنڈیاں مرید تھیں ایکبار یہ سہارنپور میں کسی رنڈی کے مکان پر ٹھیرے ہوئے تھے سب مریدنیاں اپنے میاں صاحب کی زیارت کیلئے حاضر ہوئیں مگر ایک رنڈی نہیں آئی میاں صاحب بولے کہ فلانی کیوں نہیں آئی رنڈیوں نے جواب دیا "میاں صاحب ہم نے اُس سے بہتیرا کہا کہ چل میاں صاحب کی زیارت کو اُس نے کہا میں بہت گناہگار ہوں اور بہت روسیاہ ہوں میاں صاحب کو کیا منہ دکھاؤں میں زیارت کے قابل نہیں" میاں صاحب نے کہا نہیں جی تم اُسے ہمارے پاس ضرور لانا چنانچہ رنڈیاں اُسے لیکر آئیں جب وہ سامنے آئی تو میاں صاحب نے پوچھا "بی تم کیوں نہیں آئی تھیں؟" اُس نے کہا حضرت روسیاہی کی وجہ سے زیارت کو آتی ہوئی شرماتی ہوں۔ میاں صاحب بولے "بی تم شرماتی کیوں ہو کرنے والا کون اور کرانے والا کون وہ تو وہی ہے" رنڈی یہ سنکر آگ ہوگئی اور خفا ہو کر کہا لاحول ولا قوۃ اگرچہ میں روسیاہ و گنہگار ہوں مگر ایسے پیر کے منہ پر پیشاب بھی نہیں کرتی" میاں صاحب تو شرمندہ ہو کر سرنگوں رہ گئے اور وہ اٹھکر چلدی۔

فوٹو سٹیٹ : تذکرۃ الرشید ، جلد دوم ، ص : ۲۴۲ ، طبع کراچی ۔ از : مولوی عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی

(۲۰) نجدی مذہب میں امین وحی الٰہی جناب سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علمِ شریف جیسا علم تمام جانوروں بہائم کیلئے بھی

حوالہ ملاحظہ ہو

پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی ہی کیا تخصیص ہے ، ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہیے کہ سب کو عالم الغیب کہا جائے۔

فوٹو سٹیٹ : حفظ الایمان ، ص : ۸ ، طبع دیوبند ۔ از حکیم الامت جناب مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی

(۲۱) بے ادبی کے بغیر نجدیوں کا ایمان نہیں ہوتا

حوالہ ملاحظہ ہو

الافاضات الیومیہ ۴۷ حصہ چہارم

فیض الحسن صاحب کا قول نقل کیا کرتا ہوں کہ بدعتی کے معنی ہیں باادب بے ایمان اور وہابی کے معنی ہیں بے ادب باایمان ۔ مولانا بڑے ظریف تھے کیا لطف کی تفسیر کی ۔

فوٹو سٹیٹ : الافاضات الیومیہ ، حصہ چہارم ، ص : ۴۷ ۔ ملفوظات حکیم الامت مولوی اشرف علی صاحب تھانوی طبع ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان

(۲۲) اہلحدیث مذہب میں روافض کی تائید میں اجماع کی مخالفت (حالانکہ دنیا جانتی ہے کہ صدیق اکبر کی خلافت پر صحابہ کا اجماع منعقد ہوگیا تھا)

حوالہ ملاحظہ ہو

ضرورت شد کہ پردہ از روی اجماع کہ ہیبت وخشیت آن در دلہای خاصہ وعامہ بسیارست
براندازیم وآنچہ در مکمن بطون ست بر منصۂ شہود جلوہ گر سازیم وبعد ازاں کہ اجماع چیزی نیست

فوٹوسٹیٹ : عرف الجادی فارسی۔ص : ۳۔ طبع بھوپال۔ از : ابن صدیق حسن خان نورحسن بھوپالی اہلحدیث

ترجمہ : ضرورت ہوئی کہ ہم اجماع کے چہرے سے نقاب اٹھائیں اور جو کچھ اس پردہ کے پیچھے ہے اُسے لوگوں کے سامنے لے آئیں، کیونکہ خواص و عوام کے دل میں اس کی ہیبت اور اس کا بہت خوف جاگزیں ہے، اس کے باوجود کہ اجماع کچھ نہیں۔ انتہیٰ۔

(۲۳) نجدی مذہب میں شیعیت سے تعاون

حوالہ ملاحظہ ہو

اور جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے وہ ملعون ہے ایسے شخص کو امام مسجد بنانا حرام ہے اور وہ اپنے اس گناہ کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا۔ از بندہ محمد یحییٰ

فوٹوسٹیٹ : فتاویٰ رشیدیہ ص : ۳۰ ۴۴ طبع سعید ایچ ایم کمپنی، کراچی از : علامہ رشید احمد گنگوہی دیوبندی

(۲۴) مجبوریٔ وفا

شاہ اسمٰعیل دہلوی کو بُرا سمجھنے والوں کے متعلق علامہ رشید احمد صاحب گنگوہی دیوبندی کا

فتویٰ ملاحظہ ہو

ایسے شخص کو مردود کہنا خود مردود ہونا ہے اور ایسے مقبول کو کافر کہنا خود کافر ہونا ہے

فوٹوسٹیٹ : فتاویٰ رشیدیہ ص : ۳۵۲، طبع سعید ایچ ایم کمپنی کراچی۔ از مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی دیوبندی

(۲۵) نجدی عقیدہ میں گستاخی جنّت کا ٹکٹ ہے

سب سے بڑے گستاخانِ الوہیت ورسالت شیطان، فرعون، ہامان کے تمام گناہ ماسوائے شرک کے جس نجدی میں جمع ہو جائیں وُہ سب سے زیادہ بخشش پا جاتا ہے۔

شاہ اسمٰعیل دہلوی کا فتویٰ ملاحظہ ہو

یعنی اس دنیا میں سب گنہگاروں نے گناہ کئے ہیں کہ فرعون بھی اس دنیا میں تھا اور ہامان بھی، اسی میں بلکہ شیطان بھی اسی میں پھر یوں سمجھیے کہ جتنے گناہ ان سب گنہگاروں نے کیے ہیں، سو ایک آدمی وہ سب کچھ کرے لیکن شرک سے پاک ہو تو جتنے اس کے گناہ ہیں۔ اللہ صاحب وتنی ہی اس پر بخشش کرے گا۔

فوٹوسٹیٹ : تقویۃ الایمان، ص : ۵۱۔ طبع : لاہور۔ از شاہ اسمٰعیل دہلوی نجدی

(۲۶) نجدی مذہب میں کافروں کا ذبیحہ حلال ہے لیکن سُنّی مسلمانوں کا ذبیحہ حلال نہیں

حوالہ ملاحظہ ہو

وہمچنین ذبائح جمیع مسلمین باوجود اختلاف ملل ونحل وتباین مطرائق وادیان وذبائح اہل کتاب ودیگر کفار نزدہ وجود

ذبح بر بسملہ بانزدائکل آن حلال ست حرام رکبس نیست مادامیکہ آن ذبح از برای غیر خدای عز وجل نباشد ورنہ ذبیحۂ مسلم کہ از برای سید احمد کبیر وشیخ سدو وزین خان وجز ایشان باشد نیز حرام ست گرزہ وذبح تسمیہ کرنہ یا وقت اکل نام خدا بر زبان گذرانند

فوٹوسٹیٹ : عرف الجادی ص : ۱۰، ۱۱۔ طبع بھوپال۔ از : ابن صدیق حسن نورالحسن خان بھوپالی

ترجمہ اسی طرح تمام مسلمانوں کے ذبح کئے ہوئے جانور باوجود اختلاف عقائد ونظریات اور تضادِ مذاہب

وادیان کے نیز اہلِ کتاب اور دوسرے تمام کافروں کے ذبح کئے ہوئے جانور حلال ہیں جبکہ ذبح کے وقت بسم اللہ پڑھی ہو یا (ذبح کے وقت انہوں نے بسم اللہ بھی نہ پڑھی ہو مگر) کھاتے وقت (کھانے والا بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کر دے) ایسا ذبیحہ نہ حرام ہے اور نہ پلید جب تک کہ وہ ذبح غیرِ خدا کی نیت سے نہ ہو ورنہ تو اس مسلمان کا ذبیحہ حرام ہے۔ جبکہ جانور مثلاً سید احمد کبیر، شیخ سدو، زین خان وغیرہ کیلئے ہو۔ گو اس کے ذبح کے وقت بسم اللہ ہی پڑھی ہو یا کھاتے وقت بھی اللہ ہی کا نام لیں۔

(۲۷) نجدی مذہب کا
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انعام میں چادر حاصل کرنیوالے قصیدۂ بردہ کے مصنف علامہ بوصیری پر شرک کا فتویٰ

حوالہ ملاحظہ ہو

قولہ: یا اھل الکتاب لا تغلوا فی دینکم:
قول اور اعتقاد میں مبالغہ آرائی کا نام غلو ہے۔
مطلب یہ ہے کہ مخلوق میں سے کسی کو اس کے مقام و مرتبہ سے اونچا نہ سمجھو۔
یہ خطاب اگرچہ یہود و نصاریٰ سے ہے لیکن ان کے ساتھ امتِ مسلمہ بھی خطاب میں شریک ہے کہ کہیں وہ بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ وہی برتاؤ نہ کرے جو نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور یہودیوں نے حضرت عزیر علیہ السلام کے ساتھ کیا۔
امتِ مسلمہ میں اس شرک کی واضح شکل صورت میں عام ہے جیسا کہ برعی اور بوصیری وغیرہ کے کلام میں پائی جاتی ہے ان افراد نے غلو اور شرک کو اللہ تعالیٰ اس کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت میں اپنایا۔

فوٹوسٹیٹ: ترجمہ قرۃ عیون الموحدین
شرح کتاب التوحید محمد بن عبدالوہاب نجدی
مصنفہ عبدالرحمن بن حسن ساکن نجد
مترجم عطاء اللہ ثاقب
ص: ۲۷۹ - طبع لاہور

(۲۸) نجدی مذہب میں روئے زمین کے سب سے بڑے کافر
تمام روئے زمین کے اولیاء اللہ بالخصوص شاہ ولی اللہ جو اپنے رسالہ مکتوب مدنی میں ابن عربی کا عقیدہ اپنانے ہوئے ہیں

حوالہ ملاحظہ ہو

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ تو زہد و تقویٰ اور علم جیسی دولت سے مالا مال تھے عجیب بات تو یہ ہے کہ اہلِ شام تو ابن عربی جیسے شخص کی عبادت میں گرفتار ہوگئے۔ ابن عربی تو وہ شخص ہے جو وحدۃ الوجود کا عقیدہ رکھنے والوں کا امام تھا۔ کرۂ ارض پر سب سے زیادہ فتنہ و کفر پھیلانے والے لوگوں کا حال تو یہ ہے کہ بڑے دین اشخاص کے متعلق بھی یہی عقیدہ رکھتے ہیں جیسے مصری لوگ احمد بدوی کے بارے میں عقیدہ رکھتے ہیں۔
امام الدعوۃ السلفیۃ شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب رحمہ اللہ کی دعوت توحید سے پہلے اہل نجد کا بھی یہی حال تھا۔ ان مشرکانہ رسوم نے نجد و حجاز کے علاوہ یمن وغیرہ علاقوں کو بھی اپنی لپیٹ

فوٹوسٹیٹ: قرۃ عیون الموحدین
ص: ۲۸۳

(۲۹) نجدی مذہب میں شیخ مجدد الف ثانی، شاہ ولی اللہ اور انکے ماننے والے تمام اہلسنت اور دیوبندی، اہلحدیث سب کافر

پہلی صدی ہجری - ایسی ذاتوں سے خالی۔
دوسری صدی ہجری - حضرت ابراہیم بن الادہم - وفات ۱۶۲ھ - حضرت رابعہ بصری وفات ۱۸۵ھ۔
تیسری صدی ہجری - حضرت معروف کرخی - وفات ۲۰۶ھ - حضرت ذوالنون مصری - وفات ۲۴۵ھ - حضرت سری سقطی بغدادی - وفات ۲۵۷ھ - حضرت بایزید بسطامی وفات ۲۶۱ھ - حضرت ابو عبداللہ ترمذی وفات ۲۸۵ھ
حضرت جنید بغدادی وفات ۲۹۸ھ۔
چوتھی صدی ہجری - حضرت ابو بکر شبلی وفات ۳۳۴ھ
پانچویں صدی ہجری - حضرت علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش لاہوری وفات ۴۶۵ھ - حضرت ابو اسمٰعیل ہروی وفات ۴۸۱ھ
چھٹی صدی ہجری - حضرت امام غزالی وفات ۵۰۵ھ - حضرت عبدالقادر جیلانی وفات ۵۶۱ھ - حضرت احمد رفاعی وفات ۵۷۸ھ
ساتویں صدی ہجری - خواجہ معین الدین چشتی اجمیری وفات ۶۳۳ھ - خواجہ قطب الدین بختیار کاکی وفات ۶۳۴ھ - محی الدین ابن عربی وفات ۶۳۸ھ - خواجہ فرید الدین گنج شکر وفات ۶۶۴ھ - مولانا جلال الدین رومی وفات ۶۷۲ھ
آٹھویں صدی ہجری - خواجہ نظام الدین اولیاء وفات ۷۲۵ھ - امیر حسن بن علاء سجزی دہلوی المعروف بخواجہ حسن دہلوی
نویں صدی ہجری - شاہ مدار وفات ۸۴۰ھ - شاہ مینا لکھنوی وفات ۸۸۴ھ
دسویں صدی ہجری اور گیارہویں صدی ہجری کے شروع کا زمانہ خواجہ باقی باللہ وفات ۱۰۱۲ھ
گیارہویں صدی ہجری - حضرت عبدالحق محدث دہلوی وفات ۱۰۵۲ھ - حضرت مجدد الف ثانی وفات ۱۰۳۴ھ
بارہویں صدی ہجری - شاہ عبدالرحیم وفات ۱۱۳۱ھ - شاہ ابوالرضا محمد وفات ۱۱۰۱ھ - شاہ ولی اللہ وفات ۱۱۷۶ھ
تیرھویں صدی ہجری - شاہ عبدالعزیز وفات ۱۲۳۹ھ - شاہ اسمٰعیل وفات ۱۲۴۶ھ و سید احمد شہید وفات ۱۲۴۶ھ
حضرت عبداللہ غزنوی وفات ۱۲۹۸ھ
چودھویں (موجودہ صدی) ہجری - خاندان ولی اللّٰہی کے خدام یعنی جماعت دیوبند و بریلی و اہل حدیث۔

یہ سارے حضرات جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے، دینِ اتحاد کے علمبردار تھے، اور آج جو دین اسلام کے نام سے اس دنیا میں پایا جاتا ہے وہ انہیں حضرات کا ایجاد کردہ ہے۔ قرآن و حدیث کے دین سے بالکل الگ، یکسر ممتاز دینِ بندگی بجائے دینِ خدائی۔

فوٹوسٹیٹ: توحید خالص، پہلی قسط (گھر کے چراغ) ص: ۷۶، بنت کراچی۔ تصنیف کیپٹن ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی۔ فاضل علوم دینیہ وفاق المدارس۔

(۳۰) نجدی مذہب میں اَب رُوئے زمین پر کوئی مُسلمان نہیں بچا

حوالہ ملاحظہ ہو

سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا ذور تو مقرر ہو گا جب تک اللہ چاہے گا پھر اللہ آپ ایسی ایک باؤ بھیجے گا کہ سب اچھے بندے جن کے دل میں تھوڑا سا بھی ایمان ہو گا، مر جاویں گے اور وہی لوگ رہ جاوینگے کہ جن میں کچھ بھلائی نہیں۔ یعنی نہ اللہ کی تعظیم، نہ رسول کی راہ پر چلنے کا شوق بلکہ باپ دادوں کی رسموں کی سند پکڑنے لگیں گے، سو اسی طرح شرک میں پڑ جاویں گے۔ کیونکہ اکثر پرانے باپ دادے جاہل مشرک گزرے ہیں جو کوئی ان کی راہ و رسم کی سند پکڑے آپ بھی مشرک ہو جاوے۔

۸۸

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آخر زمانہ میں قدیم شرک بھی رائج ہو گا، سو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے مطابق ہوا یعنی جیسا مسلمان لوگ اپنے نبی اور ولی امام اور شہیدوں کے ساتھ معاملہ شرک کا کرتے ہیں، اسی طرح قدیم شرک بھی پھیل رہا ہے۔

فوٹو سٹیٹ: تقویۃ الایمان ص: ۸۷، ۸۸۔ طبع لاہور۔ از شاہ اسمٰعیل دھلوی

اِنتساب

میں اپنی اس پیشکش کو

شیخ نجدی علامہ مُحمّد بن عبدالوہاب

کے نام سے مُعَنوَن کرتا ہوں

جن کے وجود سے نجدیت کی تمام شاخیں پھوٹیں

ع: خود قتل بھی کرے ہے خود لے ثواب اُلٹا

یہ قصہ لطیف ابھی ناتمام ہے ◎ جو کچھ بیاں ہوا ہے وہ آغاز باب تھا